Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

از الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء، عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ /

یوم جمعۃ المبارک
خطبہ نمبر ۲۶

۱۰ ذیقعد ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ★ یکم ظہور ۱۳۳۱ ہش ۱۳ یکم اگست ۱۹۵۲ء ★ نمبر ۱۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے حسب ذیل اطلاعات بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہیں۔

۲۹ جولائی "نقرس کی تکلیف ہے"

۳۰ جولائی "گھٹنے میں درد شروع ہے"

احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

لاہور ۳۱ جولائی ۔ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پاکستان میل کے ذریعہ آج رات کراچی سے تشریف لائے۔ آپ ۷ اگست تک یہاں قیام فرمائیں گے۔

بنیادی اصولوں کے متعلق کمیٹی کی مکمل رپورٹ نومبر تک مجلس دستور ساز میں پیش کر دی جائیگی

رپورٹ مرتب کرنے کا کام ۱۴ اگست سے پہلے پہلے پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا (الحاج خواجہ ناظم الدین)

کراچی ۳۱ جولائی ۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے اعلان کیا ہے کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ اس سال اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں مجلس دستور ساز کے سامنے پیش کر دی جائیگی آج یہاں ایڈیٹروں اور صحافیوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ کمیٹی جس کا اجلاس دار الحکومت میں کل سے شروع ہو رہا ہے ۱۴ اگست تک کام ختم کرنے کی کوشش کریگی تاکہ صوبوں کے وزراء اعلیٰ اور دیگر ممبران یوم پاکستان کے موقع پر اپنے اپنے صوبوں میں واپس پہنچ سکیں۔ چنانچہ کمیٹی دن میں دو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ اجلاس کریگی تاکہ کام بعجلت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے آپ نے مزید بتایا کہ اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں رپورٹ پیش ہو جانیکے بعد مجلس دستور ساز کا اجلاس چند دن کے لئے ملتوی کر دیا جائیگا تاکہ اراکین رپورٹ کا بعد مطالعہ کر سکیں ۔ اس کے بعد اصولوں پر غور کرنیکے لئے مجلس کا اجلاس پھر ہوگا اور رپورٹ پاس ہوتے ہی اسکی روشنی میں آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام شروع ہو جائیگا جس کی تکمیل پر سارا مسودہ آخری منظوری کیلئے پھر مجلس میں پیش کیا جائیگا۔ وزیر اعظم نے اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ بنیادی اصولوں کے متعلق قیاس آرائی کرنے سے پرہیز کریں تاکہ آئین سازی کے کام میں دشواریاں پیدا نہ ہوں۔ آپ نے بتایا کہ رپورٹ اسوقت تک خفیہ رہے گی۔ جب تک کہ وہ مجلس دستور ساز میں پیش نہ ہو جائے۔ اس کا یا اس کے کسی حصے کا اس سے قبل شائع ہو جانا مجلس کے حقوق کے منافی ہوگا آپ نے کہا ایک دفعہ ممبران کے سامنے تمام رپورٹ کے آجانے کے بعد ساری چیزیں خود بخود عوام کے سامنے آجائینگی

پنجاب میں درخت کاری کا ہفتہ
صوفی عبد الحمید افتتاح فرمائینگے

لاہور ۳۱ جولائی ۔ کل سے پنجاب میں درخت کاری کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس کا افتتاح صوبے کے وزیر زراعت صوفی عبد الحمید کی تقریر سے ہوگا جو آپ کل شام کو سات بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے نشر فرمائیں گے۔ ہفتہ کے دوران میں بیس لاکھ درخت لگانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ء سے اب تک جتنے درخت لگائے گئے ہیں۔ ان کی تعداد اس ہفتہ کے اختتام پر ایک کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

پنڈت نہرو اور شیخ عبد اللہ کا نیا سمجھوتہ غیر کشمیری عناصر کی نمایاں کامیابی پر دلالت کرتا ہے

ریاست کو سرتاسر ایک ہندوستانی نوآبادی میں تبدیل کر دیا گیا ہے (پریم ناتھ بزاز)

نئی دہلی ۳۱ جولائی ۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے اس سمجھوتہ کی مذمت کی ہے ۔ جو ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبد اللہ کے درمیان طے پایا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس سمجھوتہ کی وجہ سے کشمیر کا درجہ مقبوضہ ریاست یا ہندوستانی نوآبادی کا سا ہو گیا ہے یہ ڈوگروں اور غیر کشمیریوں کی بہت بڑی کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔ شیخ عبد اللہ کو ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ جن کی مدد سے وہ ان ریاستی عوام کو جو پاکستان کے ساتھ الحاق کے حامی ہیں شہری حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے ۔ اپنے بیان میں پریم ناتھ بزاز نے اس امر کی خاص طور پر شکایت کی ہے کہ ہندوستان کے صدر کسی وقت بھی ہنگامی حالات کا اعلان کر کے ریاست میں مطلق العنان ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں اسی طرح ہندوستانی عدالت عالیہ کو ایسے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کہ ان کی مدد سے وہاں ہندوستان کے حامیوں اور رجعت پسندوں کا اقتدار پھر بحال ہو جائیگا۔ اس سمجھوتہ کے متعلق پنڈت نہرو نے جو بیان دیا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے۔ اس بیان میں انہوں نے بیک وقت شیخ عبد اللہ اور فرقہ پرست عناصر دونوں کو خوش کرنیکی کوشش کی ہے۔

اس سمجھوتہ کے سلسلے میں پرجا پریشد کارکن شیخ عبد اللہ کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کا کام شروع کر چکے ہیں۔ پرجا پریشد کو ریاست میں وہی درجہ حاصل ہے جو ہندوستان میں راشٹریہ سیوک سنگھ کا ہے۔ اس سمجھوتہ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے پرجا پریشد کی مجلس عاملہ کا اجلاس اگلے مہینے کے شروع میں ہو رہا ہے ۔

جنرل نجیب نے فوج کی از سر نو تنظیم شروع کر دی

قاہرہ ۳۱ جولائی ۔ جنرل نجیب نے مصری فوج کی از سر نو تنظیم شروع کر دی ہے۔ چنانچہ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق نئے فوجی افسروں نے اپنے عہدوں کا چارج لے لیا ہے۔ کل رات جنرل نجیب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں کسی سیاسی پارٹی کا حامی نہیں ہوں۔ مصر میں آئینی بادشاہت قائم رہے گی۔ انہوں نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ فوج اور حکومت میں کسی قسم کا اختلاف رائے موجود ہے۔

ابتک بارہ ٹڈی دل پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں
بڑھتے ہوئے خطرے کو دور کرنے کیلئے عوام سے تعاون کی اپیل

کراچی ۳۱ جولائی ۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے عوام سے اپیل کی ہے کہ ٹڈیوں کا مقابلہ کرنے میں وہ حکومت کیساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ ٹڈیوں کے انسداد کی کمیٹی کے تیسرے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے آج انہوں نے کہا پاکستان کو اس سال ٹڈیوں کا پھر خطرہ درپیش ہے۔ جن کے کلی استیصال کے لئے عوام کے زیادہ سے زیادہ تعاون کی بے حد ضرورت ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے بتایا کہ ٹڈیوں کا حملہ ۲۱ جون کو شروع ہوا تھا۔ جبکہ ۷ میل لمبا دل مکران میں داخل ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک بارہ ٹڈی دل پاکستان کی حدود میں داخل ہو کر سندھ بلوچستان اور بہاولپور میں پھیل گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال کی طرح اب بھی ان کی وجہ سے کپاس کی فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ اگرچہ متعلقہ محکمہ پوری ہوشیاری اور مستعدی سے اس خطرے کو دور کرنے میں مصروف ہے اور وہ ٹڈیوں کو ختم کرنے میں بہت حد تک کامیاب رہا ہے۔ لیکن خطرہ ہے کہ بعض علاقوں میں ٹڈیوں کی مزید افزائش نہ ہو رہی ہو انسدادی تدابیر میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک ہوائی دستہ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ جو اسوقت ایک امریکی ماہر کی زیر تربیت ہے۔ امید ہے کہ ستمبر تک یہ دستہ اپنی ٹریننگ مکمل کرے گا۔

اناج کے زیر کاشت رقبہ میں باقاعدگی پیدا کرنے کیلئے ملک بھر میں
ایک خاص قانون نافذ کرنے کی سفارش

کراچی ۳۰ جولائی ۔ اناج کی پیداوار بڑھانے کی تدبیروں پر غور کرنے والی زراعتی کانفرنس نے حکومت پاکستان سے سفارش کی ہے کہ سارے ملک میں ایک ایسا قانون نافذ کیا جائے۔ کہ جس کے تحت صوبوں اور ریاستوں کو اناج کے زیر کاشت رقبہ میں باقاعدگی پیدا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں۔ تاکہ ملک بھر میں اناج کے زیر کاشت رقبہ کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جا سکے ۔ صوبوں اور ریاستی نمائندوں کی سہ روزہ کانفرنس آج ختم ہو گئی۔ اس میں مذکورہ اہم فیصلے کے علاوہ آج جو دیگر فیصلے کئے گئے۔ ان میں حسب ذیل اقدامات شامل ہیں۔ ان زمینوں پر جو پہلی بار زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ لگان معاف کر دیا جائے۔ اسی طرح جن آباد زمینوں پر پہلی بار اناج کی کاشت کی جائے۔ ان کے مالکان کے ساتھ لگان آبیاشی اور دیگر معاملات میں خاص رعایتیں روا رکھی جائیں۔ پنجاب اور سندھ میں ۲۷ ہزار ٹن اچھا گیہوں اسلئے جمع کیا جائے کہ کاشتکاروں کو اچھا بیج فراہم کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں دس ہزار ٹن کیمیاوی کھاد کی فراہمی اور اس کی تقسیم کا بندوبست کیا جائے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ یکم اگست ۱۹۵۲ء

بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد سب کے نزدیک مسلّم ہے

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں ثابت کیا ہے کہ مودودی صاحب کا یہ دعوےٰ کہ

"قرن اول سے تمام مسلمان آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔"

مغالطہ انگیز ہے کیونکہ قرن اول سے تمام مسلمان آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام ضرور تشریف لائیں گے۔ اور آکر اسلام کی اشاعت کریں گے۔ درآنحالیکہ وہ نبی اللہ بھی ہوں گے۔ ہم نے مودودی صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ وہ اگر یہ اعتقاد نہیں رکھتے۔ تو روزنامہ تسنیم میں یہ اعلان کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ مودودی صاحب میں یہ جرأت نہیں ہے۔ کہ وہ ایسا اعلان کریں مگر یہ ایک واضح بات ہے کہ قرن اول سے لیکر آج تک تمام مسلمان اس بات پر متفق چلے آتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ضرور آئیں گے اور اپنی اس بعثت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔ ہمیں اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کسی حوالے کی ضرورت نہیں۔ البتہ آجکل بعض مسلمان مغربی فلسفہ نیچر کے زیر اثر کسی آنے والے کا انکار کرتے ہیں۔ مگر ان کی بات سند نہیں ہے کیونکہ جب علامہ اقبال نے احمدیت کے خلاف ایسے مقالے لکھے تھے جن سے مترشح ہوتا تھا۔ کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل نہیں تو مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کی قیادت میں جو وفد اس امر کے بارے میں ان کے پاس گیا تھا اسکو علامہ مرحوم نے لکھ دیا تھا کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد سے انکار نہیں کیا۔ اس لئے ایسے لوگوں کی سند جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد سے آجکل انکار کرتے ہیں اس قاعدہ کلیہ کی تردید نہیں کر سکتی کہ قرن اول سے لے کر آج تک تمام مسلمان حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم باتفاق تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم مودودی صاحب کے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں

قرآن حدیث اور اجماع امت کی بنا پر تمام مسلمانوں کے نزدیک عقیدت عیسےٰ علیہ السلام جو نبی اللہ ہونگے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں گے۔ اور وہ آکر اشاعت اسلام کریں گے۔

اگر ہم اس بات کو تسلیم کرلیں تو یقیناً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خاتم النبیین کے وہ معنے نہیں ہیں، جو مودودی صاحب یا ان کے ہم خیال سمجھتے ہیں کہ

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

یہ قرآن کریم کے الفاظ ہیں جو مومنوں کی زبان سے نہیں بلکہ منکرین کی زبان سے کہلوائے گئے ہیں۔ یہ الفاظ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے منکرین کہتے تھے۔ مودودی صاحب خاتم النبیین کے معنے گویا تاخر زمانی کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلحاظ زمانہ کے کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی۔ اب جب یہ مسلمہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی بعثت ثانیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلحاظ زمانہ کے تشریف لائیں گے۔ اور آپ نبی اللہ ہوں گے تو آپ کا تاخر زمانی والا نظریہ صریحاً غلط ہو جاتا ہے سوال یہ نہیں ہے کہ آنے والا نبی پہلے آ چکا ہے یا نہیں آسمان سے آئے گا یا زمین سے سوال صرف یہ ہے کہ جو مودودی صاحب کرتے ہیں کہ بلحاظ تاخر زمانی کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ظاہر ہے کہ اسطرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد سے یا تو انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور یا پھر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاتم النبیین کا دعوےٰ ہی غلط ہو جاتا ہے۔ جس کی زد قرآن کریم پر پڑتی ہے۔ اور اس طرح تمام اسلام ہی مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے۔

اب اگر مودودی صاحب اپنے معنے پر اڑا رہنا چاہتے ہیں۔ تو لازم ہے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا انکار کریں۔ ورنہ خاتم النبیین کے وہ معنے کریں۔ جو شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ۔ ملا علی قاری۔ حضرت محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے کئے ہیں۔ یعنی خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلحاظ تاخر زمانی کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کا متبع نہ ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر اعتقاد رکھتے ہوئے اس سے بہتر اور کیا معنے ہو سکتے ہیں اور قرن اول سے لے کر تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسےٰ اپنی آمد ثانی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے متبع ہوں گے تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اس بات کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ البتہ اگر ضد ہو جائے تو اور بات ہے۔

جو شخص بھی یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلحاظ زمانہ کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ تشریف لاکر اشاعت اسلام کریں گے۔ اس کے لئے خاتم النبیین کے معنے قطعاً یہ نہیں ہو سکتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلحاظ تاخر زمانی کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یعنے خاتم النبیین کے معنے کسی طرح لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا نہیں ہو سکتے۔

(باقی ص۸ پر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

بحر و بر میں آگ

لگ رہی ہے جہان بھر میں آگ
گھر میں ہے آگ رہ گزر میں آگ

بھائی بھائی کی جان کا بیری
لب پہ ہے صُلح اور بُر میں آگ

دشمنی کی چلی ہوئی ہے رَو
بات میٹھی ہے پر نظر میں آگ

کس پہ انسان اعتبار کرے
زور میں آگ ہے تو زر میں آگ

مٹی پانی کا ایک پُتلا تھا
بھر گئی کیسے؟ پھر بشر میں آگ

ابنِ آدمؑ کو لگ گیا کیا روگ
آگ ہے دل میں اور سر میں آگ

کیسے نکلی ہے نُور سے یہ نار
باپ میں نُور تھا پسر میں آگ

کھا رہی ہے جحیم دنیا کو
شہر میں آگ ہے نگر میں آگ

ان کو جنت سے واسطہ ہی کیا
ہو لگی جن کے بام و در میں آگ

بَن نہ بدخواہ تُو کسی کا بھی
خیر میں ثلج ہے تو شر میں آگ

ابرِ رحمت خدا ہی برسائے
ہے بھڑک اٹھی بحر و بر میں آگ

۲۶

خطبہ جمعہ

جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اسے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے

خدا تعالیٰ کے فیضان کو حاصل کرنیکی کوشش کرو۔ اور اس سے صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دعوےٰ تو یہ کریں کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ لیکن ان کو

آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں

نہ ڈالا جائے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون کیا لوگ وہم بھی کر سکتے ہیں۔ کیا مسلمان اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہیں کہ انہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے گا۔ انہیں تکالیف اور مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ انہیں ٹھوکریں نہیں لگیں گی۔ حالانکہ وہ دعوےٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ایمان لائے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ جو شخص ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اسے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے۔ اگر یہ

قاعدہ کلیہ

نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ابتدائے اسلام میں یہ نہ فرماتا کہ تم کس طرح یہ خیال کرتے ہو کہ تم دعوےٰ تو یہ کرو کہ ہم ایمان لائے۔ لیکن تمہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں نہ ڈالا جائے۔ دعوےٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی تحریک کے شروع میں ایک شخص ایمان لایا ہو۔ اور وہ اپنے ایمان میں سچا ہو۔ اور پھر آزمائشوں اور ابتلاؤں میں نہ ڈالا جائے۔ اسے ٹھوکریں نہ لگیں۔ وہ مخالفت کی آگ میں نہ پڑے

پس ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جب اس نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ ہم ایک مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والے ہیں۔ تو انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ڈالا جائے گا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وھم لا یفتنون۔ اگر یہ سچ ہے کہ تم ایمان لائے ہو۔ تو یہ بات بھی سچ ہے کہ تمہیں ابتلاؤں میں ڈالا جائے گا۔

میں سمجھتا ہوں

کہ کچھ لوگ تو احرار کے بہکانے سے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جو شخص احمدی ہوتا ہے احمدی لوگ اسے روپیہ دیتے ہیں۔ پڑھاتے ہیں اسے نوکری دلاتے ہیں اس کی شادی کراتے ہیں۔ اس قسم کی بکواس سن کر لوگ ہمارے پاس آجاتے ہیں یا وہ خط لکھ دیتے ہیں۔ کہ ان کی اس قسم کی مدد کی جائے۔ ہر ہفتہ دو تین ایسے آدمی یہاں پہونچ جاتے ہیں۔ یا دو تین ایسے خطوط آجاتے ہیں۔ جن میں یہ مضمون ہوتا ہے۔ ہم تو ان کے اس فریب میں نہیں آتے۔ ہم کہتے ہیں جاؤ ایمان کا شرائط لگانے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن وہ لوگ اپنی جماعت کو کتنا بے ایمان بنا رہے ہوتے ہیں۔ آخر آنے والا انہی میں سے آتا ہے۔ اور جو اس خیال سے یہاں آتا ہے۔ کہ اگر اس کی مدد کر دی جائے۔ تو وہ احمدی ہو جائے گا۔ تو اس کا ایمان کہاں رہ گیا ایک طرف تو احرار یہ کہتے ہیں کہ احمدی لوگ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک

کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف۔ روپے کی خاطر وہ لوگوں کو یہاں بھیجتے ہیں۔ گویا وہ لوگوں کے اندر یہ روح پیدا کرتے ہیں۔ کہ چند حقیر پیسے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر لیا کرو اگر ہم واقعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہوتے تو انہیں کروڑوں روپیہ پر بھی تھوکنا نہیں چاہیئے تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جس قدر

بلند شان

ہے اس کے مقابلہ میں ساری دنیا ایک مچھر کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ پس جو ملاں یا جو مولوی کسی شخص کو یہ کہہ کر یہاں بھیجتا ہے کہ جاؤ احمدی لوگ تمہاری مدد کریں گے۔ حالانکہ وہ یہ بھی خیال کرتا ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کرتے ہیں۔ تو وہ مسلمانوں کو بے ایمان بناتا ہے۔ وہ ان کی غیرت کو مار رہا ہوتا ہے۔ وہ ان کی محبت رسول کو مار رہا ہوتا ہے۔ وہ ان کے دین کے تعلق کو مار رہا ہوتا ہے۔ بہرحال یہ ایک ضمنی بات ہے۔ ان لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے جو چاہیں کہیں۔ اور ان کے ساتھیوں کو اختیار ہے۔ کہ وہ ان کے کہنے پر جو چاہیں کریں۔ لیکن ہماری جماعت اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتی کہ

ایمان کے ساتھ ابتلا اور آزمائشیں

بھی ہوا کرتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ نے ان سے بچاؤ کی بھی کوئی صورت بتائی ہے۔ اللہ تعالےٰ یہ تو فرماتا ہے۔ کہ اگر تم ایمان کا دعوےٰ کرتے ہو تو یہ بات مت نظر انداز کرو۔ کہ تمہاری مخالفت کی جائے گی۔ تم پر ابتلا اور مصائب آئیں گے۔ تمہیں ٹھوکریں لگیں گی تمہیں مارا جائے گا۔ تمہیں بے حرمت کیا جائے گا۔ تمہیں بے دخل کیا جائے گا۔ لیکن اس نے اس کا کوئی علاج بھی بتایا ہے۔ ہم قرآن کریم دیکھتے ہیں۔

قرآن کریم میں

میں خدا تعالےٰ نے اس کا علاج بھی بتایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔ کہ جب تم پر مصائب آئیں۔ ابتلاء اور آزمائشیں آئیں۔ ٹھوکریں لگیں۔ تو اس کے دو ہی علاج ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ ہیں۔ اور وہ

صبر اور صلوٰۃ

ہیں۔ مگر یہ صبر و صلوٰۃ آسان بات نہیں انھا لکبیرۃ۔ یہ بڑی بوجھل چیزیں ہیں مگر جو لوگ خاشع ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا ڈر اور خوف ہوتا ہے وہ اس بوجھل چیز کو اٹھانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ عملاً دیکھ لو مسلمانوں میں کتنے لوگ نمازی ہیں۔ وہ لوگ جو یہ تقریریں کرتے ہیں۔ کہ پاکستان میں

اسلامی دستور کا نفاذ

ہونا چاہیئے۔ شاید پانچ نمازوں میں سے ایک آدھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اگر مساجد کو دیکھا جائے۔ تو بہت تھوڑی مساجد آباد ہیں۔ اکثر مساجد غیر آباد ہوتی ہیں۔ زمینداروں کو لیا جائے تو ان میں نوے فی صدی وہ لوگ ہیں۔ جو زمیندارہ کے اوقات میں نماز نہیں پڑھتے۔ دوسرے اوقات میں وہ رسماً نماز ادا کر لیتے ہیں ہماری جماعت کو یہ ایک فضیلت حاصل ہے۔ اور فضیلت ہونی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر شخص

نماز کی قدر

کو سمجھتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو نمازوں میں سست ہیں۔ وہ آخر کیوں سست ہیں۔ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے میں بہت سی دقتیں ہیں۔ خدا تعالےٰ بھی یہی فرماتا ہے۔

کہ یہ بڑی بوجھل چیز ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ بڑی آسان چیز ہے وہ خود کہتا ہے کہ یہ بڑی مشکل چیز ہے لیکن ساتھ ہی یہ فرماتا ہے کہ جس شخص کے دل میں خوف ہوتا ہے وہ اس بوجھ کو بھی خوشی سے اٹھانے کیلئے تیار ہو جاتا ہے دوسرے اوقات میں تو ممکن ہے کسی میں کبر ہو۔ غرور ہو۔ لیکن جب وہ مصائب میں پس رہا ہو تو اسے خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنے میں کیا روک ہو سکتی ہے۔

پس ہماری جماعت کو

مشکلات کے مقابلہ میں

دُعا اور نماز کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میرے تو کبھی واہمہ میں بھی یہ نہیں آیا کہ کوئی احمدی نماز چھوڑتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا احمدی ہے جو نماز کا پابند نہیں تو میں اسے کہوں گا کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس وقت تم پر نماز گراں نہیں ہونی چاہیئے۔ مصیبت کے وقت میں نماز گراں نہیں ہوتی۔ مصیبت کے وقت لوگ دعائیں مانگتے ہیں۔ گریہ وزاریاں کرتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں جب زلزلہ آیا تو اس وقت ہمارے ماموں میر محمد اسمٰعیل صاحب لاہور میں پڑھتے تھے۔ آپ ہسپتال میں ڈیوٹی پر تھے کہ زلزلہ آیا۔ آپ کے ساتھ ایک ہندو طالب علم بھی تھا جو دہریہ تھا اور ہمیشہ خدا تعالےٰ کی ذات کے متعلق ہنسی اور مذاق کیا کرتا تھا۔ جب زلزلہ کا جھٹکا آیا تو وہ رام رام کر کے باہر بھاگ آیا۔ جب زلزلہ رک گیا تو میر صاحب نے اسے کہا تم رام پر ہنسی اڑایا کرتے تھے اب تمہیں رام کیسے یاد آ گیا؟ اس وقت خوف کی حالت جاتی رہی تھی۔ زلزلہ ہٹ گیا تھا۔ اس نے کہا یونہی عادت پڑی ہوئی ہے اور منہ سے یہ الفاظ نکل جاتے ہیں۔ پس

حقیقت یہ ہے

کہ مصیبت کے وقت خدا تعالےٰ یاد آ جاتا ہے۔ جس شخص کو مصیبت کے وقت بھی خدا تعالےٰ یاد نہیں آتا سمجھ لو کہ اس کا دل بہت شقی ہے وہ اب ایسا لا علاج ہو گیا ہے کہ خطرہ کی حالت بھی اسے علاج کی طرف توجہ نہیں دلاتی۔ پس اگر ایسے لوگ جماعت میں موجود ہیں جو نماز کے پابند نہیں تو میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ وقت ایسا ہے کہ انہیں اپنی نمازوں کو پکا کرنا چاہیئے اور جو نماز کے پابند ہیں میں انہیں کہتا ہوں آپ اپنی نمازیں سنواریں اور جو لوگ نماز سنوار کر پڑھنے کے عادی ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ بہتر وقت دعا کا تہجد کا وقت ہے نماز تہجد کی عادت ڈالیں۔ دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ ہماری مشکلات کو دور فرمائے اور لوگوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ دشمن کیا کہتا ہے۔ لیکن یہ ڈر ضرور ہے کہ جب اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تو اکثر لوگ صداقت کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ پس ہماری

سب سے مقدم دعا

یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ہماری مشکلات کو دور کر دے جو لوگوں کے صداقت قبول کرنے میں روک ہیں اور ان کی توجہ اس طرف پھیر دی ہیں۔ ابتلاء مانگنا منع ہے لیکن اس کے دور ہونے کے لئے دعا مانگنا سنت ہے اس لئے یہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ وہ روکیں دور کر دے جو لوگوں کو صداقت قبول کرنے سے روک رہی ہیں اور ہماری فکر مندیوں کو دور کر دے۔ ہاں وہ ہمیں ایسا بے فکر اور بے ایمان نہ بنائے کہ جس کی وجہ سے ہمارے ایمان میں خلل واقع ہو۔ درحقیقت

ایمان کا کمال

یہ ہے کہ انسان خوف اور امن دونوں حالتوں میں خدا تعالےٰ کے سامنے جھکے۔ اگر کوئی شخص خوف اور امن دونوں حالتوں میں خدا تعالےٰ کے سامنے جھکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ بھی اسے امن دیتا ہے۔ لیکن جو مومن خوف کی حالت میں خدا تعالےٰ کے سامنے جھکتا ہے امن کی حالت میں نہیں۔ خدا تعالےٰ اس کے لئے ٹھوکریں پیدا کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ اسے مرتد کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے لئے امن کی حالت پیدا کر دیتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ سے دور ہو جاتا ہے پس جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ نماز سنوار کر پڑھیں اور جو نماز سنوار کر پڑھنے کے عادی ہیں وہ تہجد کی عادت ڈالیں پھر نوافل پڑھنے کی عادت ڈالیں پھر نہ صرف نوافل پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی نوافل پڑھنے کی عادت ڈالیں خدا تعالےٰ نے لوگوں کو روزہ کی عادت ڈالنے کے لئے ایک ماہ کے روزے فرض کئے ہیں۔ روزے فرض ہونے کی وجہ سے ایک مسلمان ایک ماہ جاگتا ہے اور پھر اپنے ساتھیوں کو بھی جگاتا ہے۔ ڈھول پیٹتے ہیں اور اس طرح تمام لوگ اس مہینہ میں تہجد کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ایک ہمسایہ روزہ کے لئے نہ اٹھتا تو دوسرا بھی نہ اٹھتا۔ لیکن چونکہ ایک آدمی روزہ کے لئے اٹھتا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرا بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس طرح روزے فرض کرنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ سب لوگوں کو اس عبادت کی عادت پڑ جائے پس اس قسم کی تدبیریں اور کوششیں جاری رکھنا بھی ضروری ہے۔ ربوہ کی جماعت کے افسران اور عہدیداران محلوں میں تہجد کی تحریک کریں اور جو لوگ تہجد پڑھنے کے لئے تیار ہوں اور یہ عہد کریں کہ وہ تہجد پڑھنے کے لئے تیار ہیں ان کے نام لکھ لیں اور جب وہ چند دنوں کے بعد

اپنے نفوس پر قابو

پالیں تو انہیں تحریک کی جائے کہ وہ باقیوں کو بھی جگائیں جب سارے لوگ اٹھنا شروع ہو جائیں۔ پیپے بجنے لگ جائیں۔ تو کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نماز پڑھنے کو دل تو چاہتا ہے ہیں لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے بیدار نہیں ہوتے وہ بھی تہجد کے لئے اٹھ بیٹھیں گے۔ رمضان میں لوگ اٹھ بیٹھتے ہیں اس لئے کہ ارد گرد شور ہوتا ہے۔ اکیلے آدمی کو اٹھائیں تو وہ سو جاتا ہے لیکن رمضان میں وہ نہیں سوتا اس لئے کہ ارد گرد آوازیں آتی ہیں کوئی قرآن کریم پڑھتا ہے کوئی دوسرے کو جگاتا ہے کوئی دوسرے آدمی سے یہ کہتا ہے کہ ہمارے ہاں ماچس نہیں ذرا ماچس دے دو۔ ہمارے ہاں مٹی کا تیل نہیں تھوڑا سا مٹی کا تیل دو۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمارے ہاں آگ نہیں آگ دو۔ کوئی کہتا ہے میں سحری کھانے کے لئے تیار ہوں روٹی تیار ہے؟ یہ آوازیں اس کا سونا دوبھر کر دیتی ہیں۔ وہ کہتا ہے نیند تو آتی نہیں لیٹنا کیا ہے چلو چند نفل ہی پڑھ لو۔ رمضان بے شک برکت ہے لیکن رمضان میں

جاگنے کا بڑا ذریعہ

یہی ہوتا ہے کہ ارد گرد سے آوازیں آتی ہیں اور وہ انسان کو جگا دیتی ہیں۔ ایک آدمی آٹھ بجے سوتا ہے اور اسے دو بجے بھی جاگ نہیں آتی۔ لیکن ایک آدمی بارہ بجے سوتا ہے لیکن تین بجے اٹھ بیٹھتا ہے اس لئے کہ ارد گرد سے آوازیں آتی ہیں ذکر الٰہی کرنے کی آوازیں آتی ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے کی آوازیں آتی ہیں۔ کوئی کسی کو جگا رہا ہوتا ہے اور کوئی کھانا پکا رہا ہوتا ہے اور اس کی آواز اسے آتی ہے اس لئے صرف تین گھنٹے سونے والا بھی اٹھ بیٹھتا ہے یہ ایک تدبیر ہے جس سے جاگنے کی عادت ہو جاتی ہے پس مقامی عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اس کا محلوں میں انتظام کریں اور پھر اسے باہر بھی پھیلایا جائے تا آہستہ آہستہ لوگ تہجد کی نماز کے عادی ہو جائیں۔ پھر اگر کوئی تہجد کا مسئلہ پوچھے تو اسے کہو کہ اگر تہجد رہ جائے تو اشراق کی نماز پڑھو جو دو رکعت ہوتی ہے۔ وہ بھی رہ جائے تو ضحیٰ پڑھو جو تہجد کی طرح دو سے آٹھ رکعت تک ہوتی ہے اس طرح تہجد اور نوافل کی عادت پڑ جائے گی۔

صلوٰۃ کے دو معنے

ہیں نماز اور دعا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ تم مدد مانگو صبر، نماز اور دعا سے اور جو شخص خدا تعالےٰ سے مدد طلب کرتا ہے۔ اس میں شبہ ہی کیا ہے کہ کوئی شخص اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ اگر خدا تعالےٰ ہے تو سیدھی بات ہے کہ اس سے زیادہ طاقتور اور کوئی نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ سے زیادہ طاقتور اور کوئی نہیں تو یقیناً وہی شخص جیتے گا جس کے ساتھ خدا تعالےٰ ہے۔ بے شک کسی کے ساتھ دنیا کی سب طاقتیں ہوں۔ جلسے ہوں جلوس ہوں نعرے ہوں۔ قتل و غارت ہو۔ قید خانے ہوں۔ پھانسیاں ہوں۔ لعنت و ملامت ہو۔ لیکن جیتے گا وہی جس کے ساتھ خدا تعالےٰ ہے۔ دلوں کی حالت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ یحول بین المرء وقلبہ۔ خدا تعالےٰ ہی دلوں کے بھید جانتا ہے وہی دلوں کو بدل سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ انسان کے کیا خیالات ہیں۔ اور ان کا رد عمل کیا ہے۔ وہ دلوں کو جانتا ہے وہ اعمال کو جانتا ہے۔ اور ان کے رد عمل کو جانتا ہے۔

خدا تعالےٰ کہتا ہے

کہ جو میری طرف آتا ہے میں سے دلوں کی طرف ایک ہر رنگ مل جاتی ہے۔ آخر دلوں کو بدلنے کا کون سا ذریعہ ہے سوائے اس کے کہ ہم خدا تعالےٰ سے دعا کریں خدا تعالےٰ نے اس کا ذریعہ صبر و صلوٰۃ مقرر کر دیا ہے۔ صبر کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان کو خدا تعالےٰ سے کامل محبت ہو۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مقدم ہے۔ اور باقی ہر چیز مؤخر ہے اس لئے وہ اس کے لئے ہر مشکل اور تکلیف کو برداشت کر لیتا ہے گویا صبر میں جبری طور پر خدا تعالےٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالےٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ صبر جبری محبت ہے اور نماز طوعی محبت۔ بعض کام جبری طور پر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم نے خدا تعالےٰ کو نہیں چھوڑنا۔ یہ چیز جبری ہے۔ مشکلات اور مصائب تم خود پیدا نہیں کرتے۔ دشمن

مشکلات اور مصائب

لاتا ہے۔ اور تم انہیں برداشت کرتے ہو۔ اور خدا تعالےٰ کو نہیں چھوڑتے۔ لیکن نماز طوعی ہے۔ نماز تمہیں کوئی اور نہیں پڑھاتا۔ نماز تم خود پڑھتے ہو۔ پس تم صبر میں جبری طور پر خدا تعالےٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہو اور نماز میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہو۔ یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں۔ تو محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا فیضان جاری ہو جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فیضان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس سے صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ خدا تعالےٰ کا دلوں پر قبضہ ہے۔ وہ انہیں بدل دے گا۔ میں جب تم سے کہتا تھا۔ کہ جماعت پر مصائب اور ابتلاؤں کا زمانہ آنے والا ہے۔ اس لئے تم بیدار ہو جاؤ۔ اس وقت تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تھے تم ہنسی اڑاتے تھے۔ اور لکھتے تھے۔ کہ آپ یہ کہاں کی باتیں کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ بات نظر نہیں آتی۔ اور جب کہ فتنہ آ گیا ہے۔ میں تمہیں

دوسری خبر دیتا ہوں

کہ جس طرح ایک بگولا آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ یہ فتنہ مٹ جائے گا۔ یہ سب کارروائیاں ہباءً منثورا ہو جائیں گی۔ خدا تعالےٰ کے فرشتے آئیں گے۔ اور وہ ان مشکلات اور ابتلاؤں کو جھاڑ دے کر صاف کر دیں گے۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ میری مدد مانگو۔ میں تمہیں مدد دوں گا۔ لیکن تم دو باتیں کرو۔ اول مصائب اور ابتلاؤں پر گھبراؤ نہیں انہیں برداشت کرو۔ دوسرے نمازوں اور دعاؤں پر زور دو۔ تا مجھے پتہ لگ جائے۔ کہ تمہاری محبت کامل ہو گئی ہے۔ اور جب تمہاری محبت کامل ہو جائے گی۔ تو میں بھی ایسا بے وفا نہیں ہوں۔ کہ میں اپنی محبت کا اظہار نہ کروں

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

مختلف تقاریب میں شرکت۔ پریذیڈنٹ سکارنو کی خدمت میں تحفہ قرآن۔ ایک سعید الفطرت ڈچ مادر کی

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم انڈونیشیا)

(۲)

مختلف تقاریب میں شرکت

جاکرتا شہر میں خصوصاً اور دیگر شہروں میں عموماً مختلف تقاریب عمل میں آتی رہتی ہیں۔ اور ان کی شرکت کے لئے دعوت نامے موصول ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں اکثر حصہ لینے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک دفعہ یوم اقبال کے موقع پر انڈونیشین پاکستان کلچرل ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں خاص طور پر حصہ لیا۔ بلکہ اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر بھی جماعت ہی کا استعمال کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے صلۃ الرحمی کا دن منایا گیا۔ جس میں یہاں کے تمام بڑے بڑے لیڈر شریک تھے۔ اس میں مکرم جناب شاہ صاحب کی معیت میں خاکسار نے بھی شرکت کی۔ اور اس طرح قریباً تمام بڑے بڑے لیڈروں سے تعارف پیدا کیا۔ اسی طرح ایک اجلاس جو کلچرل ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پاکستانی سفارت خانے کے ذریعہ بلایا گیا تھا۔ مسٹر شفر الدین صاحب (سابق منسٹر) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر شفر الدین صاحب کے علاوہ حاجی آگوسالم اور مسٹر ناصر سابق پرائم منسٹر نے بھی تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں بھی شرکت کی۔ اور بہت سے احباب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ پھر ایک دفعہ پریذیڈنٹ سکارنو کے محل میں نزول القرآن کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں شمولیت کے لئے پریذیڈنٹ صاحب نے خود خاص طور پر مکرم شاہ صاحب کو دعوت دی۔ اور فرمایا کہ آپ اپنے ہمراہ جماعت کے افراد بھی کچھ لے آئیں۔ چنانچہ جماعت جاکرتا کے ۲۹ منتخب افراد اور چیدہ ممبران خدام الاحمدیہ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ منتظمین نے پریذیڈنٹ صاحب کے محل میں نہایت احترام کے ساتھ ہمیں منسٹروں کے بالکل ساتھ والی جگہ پر بٹھایا۔

پریذیڈنٹ سکارنو کی خدمت میں تحفہ قرآن

رمضان المبارک کے ایام میں پریذیڈنٹ سکارنو کے یوم پیدائش کی تقریب پر آپ کے محل میں ہمیں بھی جانے کا موقع ملا۔ چنانچہ مکرم جناب شاہ صاحب کی معیت میں چند ایک افراد جماعت کے علاوہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مکرم میاں عبدالحی صاحب اور خاکسار بھی تھے۔ اس موقعہ پر مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے انگریزی تفسیر القرآن کی دوسری جلد پریذیڈنٹ سکارنو کی خدمت میں پیش کی۔ جسے آپ نے خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اور اس کے مطالعہ کا وعدہ کیا۔ اس پر مکرم شاہ صاحب نے سورہ کہف کی تفسیر کو خاص اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

میرے لئے یہ امر ایک گونہ تعجب اور خوشی کا ہی موجب تھا۔ کہ پریذیڈنٹ سکارنو مکرم شاہ صاحب سے نہایت بے تکلفی سے ملے ہیں۔ پریذیڈنٹ سکارنو کافی دیر کھڑے باتیں کرتے رہے۔ پھر اسی تقریب کے ایک اور موقع پر بھی پریذیڈنٹ سکارنو از خود مکرم شاہ صاحب سے مصروف گفتگو رہے۔ اس موقع پر میں بھی ساتھ تھا۔ چنانچہ ممبر خدام الاحمدیہ کے بیج کو دیکھ کر بعض امور دریافت فرماتے رہے۔

پریذیڈنٹ سکارنو کے ساتھ اس ملاقات کا ایک فوٹو یہاں پریس میں بھی شائع ہوا۔ اور نیز قرآن کریم تحفہ پیش کرنے کا ذکر بطور خبر کے براڈ کاسٹ کر کے بھی نشر کیا گیا۔

انڈونیشین پریس اور جماعت احمدیہ

برادرم مکرم محمد زہدی صاحب نے سرابایا میں متعین ہونے کے بعد ایک پریس کانفرنس بلانے کا اہتمام کیا۔ چنانچہ ۱۵ نمائندگان پریس اس میں شامل ہوئے۔ بعضوں نے اپنے متعلقہ اخبار میں نہایت اچھے رنگ میں احمدیت کے متعلق ذکر کیا۔ اس کے علاوہ مجھے بھی "انتارا" ایجنسی کے ایک نمائندہ کو انٹرویو دینے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ میری آمد کی خبر یہاں کے تین اخبارات میں شائع ہوئی۔

اس کے علاوہ گذشتہ دنوں یہاں کے ایک لیڈنگ ہفتہ وار رسالہ "ممبر انڈونیشیا" میں ایک مضمون بعنوان "ہالینڈ میں اسلام" شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ میں خاکسار کے علاوہ بعض دیگر ڈچ احمدیوں کے فوٹوز بھی ہیں۔ یہ مضمون برادرم مکرم صالح شبیبی صاحب نے ربوہ سے لکھ کر ارسال کیا ہے۔

جماعت کے دو اخبار

اللہ تعالے کے فضل سے اس وقت جماعت کے دو رسالے (ماہوار) یہاں سے شائع ہو رہے ہیں۔ ایک رسالہ خدام الاحمدیہ کا ہے۔ جس کا نام Sinar Islam ہے۔ دوسرا رسالہ "اسلام" ہے۔ جو مرکزی نظام کے ماتحت شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ پہلے جاکرتا سے شائع ہوتا تھا۔ مگر پھر پریس کی تکالیف اور بعض دقتوں کے باعث تاسکملایا سے اس کی اشاعت شروع کر دی گئی۔ تسکملایا میں اس رسالہ کے ضمن میں مکرم ملک عزیز احمد صاحب کی مساعی قابل قدر ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نئی تبلیغی مساعی

خدا تعالے کے فضل سے انڈونیشیا میں بعض نئی جگہوں پر تبلیغ شروع ہے۔ اور اس کے خاطر خواہ نتائج بفضلہ نکل رہے ہیں۔ چری بون کا علاقہ اس سلسلہ میں قابل ذکر ہے۔ جہاں تین مختلف جگہوں میں ۷۰ کے قریب احمدی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ وانا سگرا کی ایک جماعت ہے۔ جس نے ایک نئی منظم شکل حال ہی میں اختیار کی ہے۔ یہ جماعت ۲۷ افراد پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے۔ کہ وہ نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرماوے۔ اور نئی جماعتوں کو وہ خلوص عطا کرے۔ جو فی الحقیقت ایک احمدی جماعت کی شان کے شایاں ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سلیبس کے جزیرہ میں بھی نئی تبلیغ کا آغاز ہوا ہے۔ جہاں پہلے مکرم مولوی عبدالواحد صاحب صرف دو ماہ کے دورہ پر گئے تھے۔ اب مکرم ملک عزیز احمد صاحب ایک عرصہ سے وہاں مقیم ہیں۔ اور تبلیغی میدان تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ مکاسر میں آپ کو قریباً یکصد احباب تک خاص طور پر پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ مگر جیسا کہ آپ کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ مکاسر میں تبلیغ کے لئے حالات سازگار نہیں۔ اور رہائش کی بھی وہاں بہت مشکلات ہیں۔ اللہ تعالے سے دعا ہے۔ کہ وہ مکاسر میں تبلیغی مشکلات کو دور فرماوے۔ اور اپنے فضل سے کسی طرح تبلیغ کے راستے کھول دے۔ آمین۔

یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ بفضلہ تعالے مکرم جناب ملک صاحب کی مساعی سے ایک ڈچ معلم کو جن کی عمر ۳۵ سال ہے۔ مکاسر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالے انہیں استقامت عطا فرماوے۔ آمین۔

بیعت

اللہ تعالے کے فضل سے گذشتہ ۶ ماہ کے عرصہ میں ۱۰۵ افراد کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالے ان تمام احمدیین کو استقامت عطا فرماوے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔

رمضان المبارک

رمضان المبارک کے ایام میں قریباً جملہ جماعتوں میں خاص طور پر درس تدریس کا انتظام کیا گیا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بعض جگہوں پر احباب جماعت مساجد میں اعتکاف بھی بیٹھے۔ جن میں سے قابل ذکر مسجد جاکرتا اور مسجد پاڈانگ ہیں جہاں ۹ اور ۷ افراد علی الترتیب اعتکاف بیٹھے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر مساجد میں بھی اعتکاف بیٹھنے کی رپورٹ ملی ہے۔

اس کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ اس دفعہ مسجد جاکرتا میں تراویح کی نماز میں قرآن کریم ختم کیا گیا۔ یہ خدمت اس عاجز کے حصہ میں آئی۔ اور یہ محض اللہ تعالے کا احسان ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

متفرقات

نئی مسجد:۔ خدا تعالے کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں ایک نئی مسجد کی تعمیر یہاں عمل میں آئی ہے۔ جو مغربی جاوا کے شہر بوگیر میں ہے۔ اس مسجد کا افتتاح عید الفطر کے موقع پر کیا گیا۔ اس مسجد کے اخراجات زیادہ تر لوکل طور پر ہی جماعت نے برداشت کئے۔ اللہ تعالے اس مسجد کو آئندہ بہت بڑی ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین۔

وقف مکان۔ گذشتہ سال مکرم جناب بگنڈا کرتا صاحب نے ایک مکان سماٹرا میں خرید کر جماعت پاڈانگ کے لئے وقف کیا تھا۔ اب ایک پاکستانی دوست ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کو اس امر کی توفیق ملی ہے۔ کہ آپ ایک مکان سرابایا میں جماعت کی ضروریات کے لئے وقف کر دیں۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے ان مخلصین کے کاروبار میں برکت دے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ اپنے قرب سے نوازے۔

احمدیت کی وجہ سے دھمکی۔ جیسا کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ قدیم سے یہ طریق چلا آیا ہے۔ کہ حق پرستوں کو ہمیشہ تکالیف اور مصائب کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہماری جماعت کو بھی خواہ وہ کسی ملک میں ہو۔ اسی طریق سے گذرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت کے بعض احمدیوں کو بھی اس قسم کی دھمکیوں سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ کہ "اگر تم نے احمدیت سے توبہ نہ کی۔ تو تم کو مار دیا جائیگا۔" ان حالات کے پیش نظر بزرگان جماعت سے اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا:۔ بالآخر جہاں میں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی التجا کرتا ہوں۔ وہاں اپنے دو مبلغ بھائیوں مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ مکرم جناب شاہ صاحب کی صحت کا یہ حال ہے کہ ذرا سی مشقت کے نتیجہ میں بھی آپ کو درد گردہ کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالے ان دونوں بھائیوں کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔ اور ہر قسم کی بیماری سے شفا بخشے۔ آمین

تحریک جدید اور ہندوستان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ کہ اب ہندوستان سے روپیہ یہاں نہیں آسکتا۔ ساری دنیا سے روپیہ یہاں آجاتا ہے۔ اور ان کے وعدے بھی یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان سے روپیہ نہیں آسکتا۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی روپیہ کی ضرورت ہے چونکہ ہندوستان کے روپیہ کی رکنے کی وجہ سے ہندوستان سے روپیہ نہیں آسکتا۔ اس لئے ہندوستان کی انجمن کے ذریعہ ہی خرچ ہوگا۔ ہندوستان کی تمام جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب تحریک جدید کا چندہ دفتر اول و دفتر دوم کا قادیان دارالامان میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ سے ارسال کرتے ہیں۔ اور تحریک جدید کے چندہ کا حساب و کتاب بھی دفتر وکیل المال تحریک جدید قادیان میں رکھا جا رہا ہے۔

جماعت سکندر آباد سے ایک فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے اس دفتر میں موصول ہوئی۔ کہ اس فہرست کا تمام روپیہ سو فی صدی قادیان دارالامان میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اور یہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کر کے دعائی درخواست کی جائے۔ چنانچہ ذیل میں جو فہرست دی جا رہی ہے۔ یہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں کے لئے بلکہ پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے اس فہرست کا شائع کر دینا مناسب ہے۔ اور جس طرح سکندر آباد دکن کی جماعت نے اپنے وعدوں کو سو فی صدی ادا کیا ہے۔ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی ابتدائے حصہ سال میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں جماعتوں کو معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ اس سال میں سے آٹھ ماہ کا عرصہ ختم ہو گیا۔ اور وقت کی نسبت کے لحاظ سے کم سے کم ہر ایک جماعت کا وعدہ 70٪ فی صدی تک وصول ہو جانا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے ہندوستان کی جماعتوں کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدوں کی رقوم قادیان میں مقررہ میعاد تک ضرور سو فی صدی وعدے پورے ہو جائیں۔ اور اسی طرح پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے مجاہدوں کو کوشش کرنا چاہیئے۔ کہ وقت مقررہ کی آخری میعاد تک ہر ایک جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔ پاکستان و ہندوستان کی بیرونی ممالک کی جماعتیں بھی اس جد و جہد میں مصروف عمل ہیں۔ کہ ۳۰ جولائی تک ان کی ادائیگی سابقون الاولون میں لاتی ہے۔ اور وہ کوشش کرتی ہیں کہ اس تاریخ تک زیادہ سے زیادہ احباب کا چندہ تحریک جدید وصول کر کے بنک کی رسید مرکز ربوہ میں بھجوا دیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرونی ممالک کی جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے مجاہد اپنے وعدے ۳۰ نومبر تک سو فی صدی پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جیسا کہ ان گذشتہ روایات سے شاہد ہے۔ بہر حال اس نوٹ کے سکندر آباد دکن کی جماعت کی فہرست کا چندہ جو قادیان میں داخل ہو چکا ہے۔ اور بوگار ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نام	رقم
حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ دکن	۵۶۰۰/-/-
سیٹھ فاضل الہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۲۸۰/-
” علی محمد الہ دین صاحب ایم۔اے سکندر آباد۔ دکن	۲۸۰/-/-
سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال سکندر آباد۔ دکن	۱۸۰/-
عبد الصمد صاحب چڑچڑ لہ سکندر آباد دکن	۵۰/-
سید حسن صاحب سحانی گوڑہ سکندر آباد دکن	۷۰/-
غلام قادر صاحب مشرق سکندر آباد دکن	۱۵۵/۳
جی نذیر احمد صاحب بنگلوری ”	۸۶/۱۰
سید جہانگیر علی صاحب فلک نما ”	۴۲/۸
بی صاحبہ والدہ ”	۶/-
محمد نجم الدین صاحب صدیقی ”	۱۲/۰
چنگے شاہ صاحب ”	۱۴/۲/-
عبد الرؤف صاحب ”	۵/۲
علیمہ بیگم غلام حسن کرم علی صاحب ”	۸/-
سیدہ عظیمہ بیگم نذیر احمد صاحب بنگلوری	۳۵/۳
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب مشرق	۱۸/۰/۰
سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ	۱۷/-/-

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ رسید بک

جماعت احمدیہ ظفر آباد اسٹیٹ، ٹنڈو لیہ سندھ کی ایک رسید بک ۱۴۴۵ گم ہو گئی ہے اس کی تین رسیدات کاٹی ہوئی ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا دوستوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی صاحب کو یہ رسید بک ملے۔ تو دفتر ہذا میں فوراً بھجوا دیں نیز کوئی احمدی دوست اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کرے۔ اور اگر کوئی دوست کسی کے پاس یہ رسید بک دیکھے۔ تو اس کی اطلاع بھی مرکز کو دے دے (ناظر بیت المال)

درخواست دعا۔ مجھے نزلہ زکام اور کھانسی اور خفیف سا بخار بھی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)

وصایا:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ع ۱۳۴۱۶ :۔ سلیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ قوم موہیال دت پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میں علم حاصل کر رہی ہوں۔ اور مجھ کو اپنے والد صاحب سے صرف دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس آمد سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ سلیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ صاحب بمقام باغ منشی لدھا بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور

وصیت ع ۱۳۴۱۷ :۔ نسیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ قوم موہیال دت پیشہ طالبعلمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میں علم حاصل کر رہی ہوں۔ اور مجھ کو اپنے والد صاحب کی طرف سے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس آمد سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ نسیمہ بیگم بقلم خود حال باغ منشی لدھا بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور۔ گواہ شد:۔ غلام مجتبیٰ والد موصیہ گواہ شد:۔ ۔۔۔ اختر۔ لاہور۔

وصیت ع ۱۳۴۱۸ :۔ عزیزہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ڈاکخانہ چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور کوئی نہیں ہے۔ ۲۰۰/- روپیہ حق مہر وصول طلب ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن ترکہ میں داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کر دہ سے منہا کر دی جائیگی میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں الامۃ:۔ عزیزہ بیگم موصیہ بقلم خود ساکن بھڈال ڈاکخانہ چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ حسن الدین مولوی فاضل۔

وصیت ع ۱۳۴۱۹ :۔ امۃ العزیز زوجہ چوہدری بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت موجودہ کانٹے طلائی ۲ تولے کانٹے طلائی ۱ تولہ۔ چوڑیاں طلائی ۱/۲ تولہ انگوٹھی طلائی ۴ ماشے۔ اور ایک ہزار روپیہ حق مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس سب جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی مذکورات کی موجودہ قیمت ۳۵۰/- روپے ہے۔ الامۃ:۔ امۃ العزیز زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب انچارج کینال ڈسپنسری سنیجا نو الہ سنگھ ملتان گواہ شد:۔ محمود احمد دودو میڈیکل سٹور سرگودھا۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ

وصیت ع ۱۳۴۲۰ :۔ بشیر احمد ولد حکیم اللہ دتہ صاحب قوم ارائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سنیجا نو الہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں حصہ آمد ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری بشیر احمد انچارج کینال ڈسپنسری سنیجا نو الہ تحصیل وہاڑی ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ محمود احمد دودو میڈیکل سٹورز بلاک ۱۲ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد الدین بلاک ۱۹ سرگودھا۔

وصیت ع ۱۳۴۲۲ :۔ محمد طفیل ولد الٰہی بخش قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالے کے ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ میں اس وقت مہاجر ہوں۔ عارضی طور پر میرے قبضہ میں چار گھماؤں زمین ہے میں کاشتکاری کرتا ہوں۔ جس کی آمد ۱۰ من گندم پختہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد:۔ محمد طفیل ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب نمبردار ساکن کالیکے ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ سعادت خان گواہ شد:۔ صوفی ۔۔۔

وصیت ع ۱۳۴۲۳ :۔ عبد العزیز ولد عبد الجبار قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء بمقام شال گاؤں ضلع ٹپرہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک رہائشی مکان خام بمقام شال گاؤں جو ۶ ۱/۲ ڈیسمل ہے قیمت ۳۰۰/- روپیہ۔ ایک زرعی زمین بمقام شال گاؤں جو ۱۶ ڈیسمل ہے قیمت ۴۰۰/- روپیہ ایک زرعی زمین بمقام کالی شیما جو ۹ ڈیسمل ہے قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ ایک زرعی زمین بمقام کوڑی گیر جو ۸۰ ڈیسمل ہے۔ قیمت ۵۰۰/- روپیہ میزان ۱۲۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت تنخواہ معہ مہنگائی الاؤنس ۸۲/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ Abdul Aziz Vill Shal gown P.O. Guk…n ghat Di Tippera east Bangal Pakistan گواہ شد:۔ سید سعید احمد۔ گواہ شد:۔ محمد علی شال گاؤں

(بقیہ صفحہ ۷)

۲۳۹۳۱	منشی عبد الرشید صاحب	۲۷ اگست
۲۲۰۴۲	شیخ عنایت اللہ صاحب	۳۱ اگست
۲۳۹۴۸	منشی ۔۔۔ صاحب	۵ ستمبر
۲۱۲۵۴	کیپٹن فتح داد صاحب	۸ ستمبر
۱۳۰۴۶	میاں نواب الدین صاحب	۸ ستمبر
۲۴۴۳۴	خواجہ عبد الحلیم صاحب	۹ ستمبر ۱۹۵۲ء

ماہ اگست سنہ ۱۹۵۲ء

فہرست خریداران جن کی قیمت ۱۰ اگست ۵۲ء سے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء تک ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے۔ وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ وی۔پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہنچتی ہے اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جاسکتا ہے (مینیجر الفضل لاہور)

نمبر	نام	تاریخ
۲۲۴۴۲	بابو عبدالرزاق صاحب	۹ ستمبر
۲۳۹۱۳	مرزا سراج الدین صاحب	۱۹ اگست
۲۳۶۲۹	چوہدری محمد دین صاحب	۲۰ اگست
۲۴۲۴۹	چوہدری حبیب اللہ صاحب	۱۲ اگست
۲۳۶۶۸	چوہدری امین اللہ صاحب	۱۲ اگست
۱۸۹۹۱	پیر سلطان احمد صاحب	۲۰ اگست
۲۰۹۵	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	۱۲ اگست
۲۳۸۹۰	منشی عبدالغفور صاحب	۲۰ اگست
۲۴۲۵۲	مولوی جمال الدین صاحب	۲۰ اگست
۲۰۸۹۰	شیخ احمد علی صاحب	۲۰ اگست
۲۴۰۲۶	چوہدری محمد سعید صاحب	۱۲ اگست
۲۳۹۲۰	شیخ فضل کریم صاحب	۲۲ اگست
۷۰۴۴۴	ملک امام الدین صاحب	۲۲ اگست
۲۳۷۹۸	مولوی امام الدین صاحب	۲۲ اگست
۲۳۴۰۶	قریشی نذیر احمد صاحب	۲۲ اگست
۲۱۷۰۵	بھائی عبدالرحمن صاحب	۲۳ اگست
۲۴۲۵۶	شیخ انعام الٰہی صاحب	۲۵ اگست
۲۴۲۶۲	میاں نذیر احمد صاحب	۲۰ اگست
۲۳۹۲۴	چوہدری حاکم علی صاحب	۲۳ اگست
۲۴۲۳۹	محمد عبداللہ صاحب	۱۴ اگست
۲۳۸۶۲	مولوی بشیر احمد صاحب	۴ ستمبر
۲۴۳۶۳	اسلم خان صاحب	۲۳ اگست
۲۴۲۵۸	چوہدری خورشید عالم صاحب	۲۳ اگست
۲۴۵۶۳	عبداللطیف صاحب	۲۳ اگست
۱۴۷۵۴	مرزا مظفر احمد صاحب	۲۴ اگست
۲۱۲۳۱	چوہدری عبدالغنی صاحب	۲۴ اگست
۲۱۱۶۳	چوہدری بشارت احمد صاحب	۲۴ اگست
۲۱۶۳۰	ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۲۴ اگست
۲۰۴۶۲	ملک نذیر اللہ خان صاحب	۲۵ اگست
۲۳۹۲۹	ایم زبیدہ احمد صاحب	۲۷ اگست
۲۱۴۷۳	ماسٹر عبدالحمید صاحب	۲۵ اگست
۲۱۴۷۴	محمد حیات صاحب	۲۵ اگست
۲۳۱۸۰	مرزا مقصود احمد صاحب	۱۶ اگست
۲۳۴۶۹	سید احمد صاحب وکیل	
۲۴۲۵۸	عصمت اللہ صاحب	۲۳ اگست
۲۳۷۶۶	سید سردار حسین شاہ صاحب	۱۷ اگست
۲۴۴۱۲	شیخ عبدالرشید صاحب	۲۸ اگست
۲۴۵۷۷	چوہدری برکت اللہ صاحب	۲۵ اگست
۲۲۰۳۱	شیخ غلام جیلانی صاحب	۲۰ اگست
۲۴۷۹۶	کرنل سردار محمد نواز صاحب	۳۱ اگست
۲۱۳۰۹	کیپٹن مرزا مبشر احمد صاحب	۳۱ اگست
۲۳۳۷۰	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۳۱ اگست
۲۳۹۴۵	مختار احمد صاحب	۴ ستمبر ۵۲
۲۴۲۰۴	چوہدری کنور شعیب صاحب باجی	۳۱ اگست
۲۳۹۳۳	منشی محمد بخش صاحب	۳۱ اگست
۲۰۳۹۷	شیخ رفیع الدین صاحب	۳۱ اگست
۱۶۲۲۶	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۳۱ اگست
۱۷۲۲	چوہدری عبدالمالک صاحب	۳۱ اگست
۲۱۳۲۱	مرزا مبارک احمد صاحب	۳۱ اگست
۲۱۳۲۹	نور محمد اسمٰعیل صاحب	۳۱ اگست
۲۲۰۱۲	چوہدری عبدالمجید صاحب	۳۱ اگست
۲۲۳۰۱	چوہدری محمد علی صاحب	۳۱ اگست
۲۱۶۹۹	منشی گل محمد صاحب	۳۱ اگست
۲۳۷۶۵	چوہدری فضل اللہ صاحب	۳۱ اگست
۲۳۳۸۰	چوہدری یعقوب خان صاحب	۳۱ اگست
۲۴۲۳۳	محمد لطیف احمد صاحب	۱۲ اگست
۲۱۴۴۶	مولوی نظام الدین صاحب	۳۱ اگست
۲۴۲۵۵	مرزا راشد بیگ صاحب	۳۱ اگست
۲۱۴۳۱	عبدالرحیم خان صاحب	۳۱ اگست
۲۳۵۴۵	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۳۱ اگست
۲۳۹۱۴	عبدالحفیظ صاحب	۳۱ اگست
۲۳۷۰۵	عبدالرشید صاحب	۳۱ اگست
۲۴۱۲۵	میاں عبدالرحمٰن صاحب	۳۱ اگست
۲۴۲۶۴	مولوی صدر الدین صاحب	۳۱ اگست
۲۴۲۶۰	چوہدری علی احمد صاحب	۳۱ اگست
۲۴۲۷۰	خان بہادر مولوی محمد صاحب	۳۱ اگست
۲۳۵۷۴	خان بہادر مرزا غلام محمد صاحب	۳۱ اگست
۲۴۰۵۵	چوہدری ظفر الحسن صاحب	۳۱ اگست
۲۴۴۳۵	چوہدری محمود احمد صاحب	۳۱ اگست
۲۰۹۴۶	عبدالمومن صاحب	۳۱ اگست
۲۳۹۵۰	ڈاکٹر منصور احمد صاحب	۶ ستمبر
۷۴۹۴	منیجر صاحب لطیف نگر	۶ ستمبر
۲۴۲۷۳	چوہدری محمد اکرم صاحب	۳ ستمبر
۲۴۲۷۵	حبیب اللہ صاحب بذریعہ محمد یوسف صاحب ترقی	۴ ستمبر
۲۳۹۵۰	ڈاکٹر منور احمد صاحب	۲ ستمبر
۲۳۹۴۵	مختار احمد صاحب	۴ ستمبر
۲۴۳۸۳	چوہدری مشتاق احمد صاحب	۲ ستمبر
۲۴۴۲۰	نذیر حسین صاحب	۸ ستمبر
۲۴۴۳۶	مرزا احمد صدیق صاحب	۲ ستمبر
۲۴۴۲۷	میاں بشیر محمد صاحب	۲ ستمبر
۲۴۴۴۰	میجر سید ضیاء الحسن صاحب	۳ ستمبر
۲۱۸۳۹	ظفر احمد صاحب	۵ ستمبر
۲۴۴۲۴	محمد علیم الدین صاحب	۵ ستمبر
۲۴۴۳۱	چوہدری سلیم احمد صاحب	۵ ستمبر
۲۴۴۳۲	ام داؤد صاحبہ	۹ ستمبر
۲۴۲۳۸	پیرزادہ فیض عالم صاحب	۵ ستمبر
۱۹۴۹۴	مرزا سیف اللہ صاحب	۶ ستمبر
۲۴۰۱۹	محمد شاہ صاحب	۷ ستمبر
۱۶۲۶۷	چوہدری مبشر احمد صاحب	۷ ستمبر
۲۴۴۳۸	ماسٹر عبدالحمید خان صاحب	۹ ستمبر
۲۳۸۰۴	ماسٹر برکت علی صاحب	۷ ستمبر
۲۴۰۶۵	شیخ فضل حق صاحب	۷ ستمبر
۲۴۰۷۸	سید محمود احمد صاحب	۸ ستمبر
۲۳۳۷۵	جمعدار عزیز الرحمٰن صاحب	۸ ستمبر
۲۴۴۸۵	کھوکھر صاحب	۸ ستمبر

(باقی فہرست صفحہ ۶ پر دیکھئے)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے روانہ فرمائیے! پتہ خوشخط ہو ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

مشہور اہلحدیث عالم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا فتویٰ

"احمدی اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں"

جناب مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اہل حدیث کے ایک بہت بڑے عالم ہیں. آپ احمدیت کے شدید معاندین میں سے ہیں۔ آپ کے چند مضامین اور خطوط "پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے ہیں۔ جو آپ نے ۴۶-۱۹۴۵ء میں کانگرسی و احراری علماء کے اس غلط خیال کی تردید میں لکھے تھے۔ کہ مسلمانوں کا کانگرس کے ساتھ شامل ہونا از روئے قرآن و حدیث جائز ہے۔ کتاب میں آپ کے بعض خطبہ ہائے صدارت بھی ہیں۔ جو آپ نے جمعیۃ العلماء اسلام کلکتہ کانفرنس اور دیگر جلسوں میں سنائے تھے۔ اس کتاب کا ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"مولانا صاحب! (مولانا ابوالکلام آزاد۔ ناقل) میں نہایت ادب سے کہتا ہوں۔ کہ آپ مناظر نہیں ہیں۔ آپ صرف اسی سٹیج پر تقریر فرماتے رہے ہیں جس میں سننے والے آپ کے شیدائی اور ماننے والے فدائی حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے کسی ایسی سٹیج پر قدم نہیں رکھا۔ جو کسی مخالف کے مقابلہ میں ہو۔ اس لئے آپ خیال نہیں فرما سکتے۔ کہ میرے کلام پر کیا کیا تنقید کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے تو آپ نے لاہوری احمدیوں کے مقابلہ میں حدیث مجدد دین کی نسبت کہہ دیا تھا۔ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔" (تیغ در میان کفن!) جناب والا۔ یہ حدیث باتفاق کل حفاظ حدیث صحیح ہے۔ (حجج الکرامہ) لیکن احمدیوں کے مقابلہ میں آپ عاجز آ گئے۔ اور جلالت و خفگی میں آکر حدیث کی تحقیر کر دی۔ ورنہ آپ حدیث کو صحیح مانتے ہوئے ان کو کہہ سکتے تھے۔ کہ مرزا جی جس طرح نہ مسیح ہیں نہ مہدی ہیں۔ اسی طرح مجدد بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد و صفات مجددین گذشتہ کے خلاف ہیں۔ بس ان سے پنڈ بھی چھوٹ جاتا۔ اور صحیح حدیث کی تحقیر بھی نہ ہوتی۔ اس موقعہ پر میں بطور دفع دخل مقدر اس مشکل کو بھی حل کر دوں۔ اور لطف یہ کہ آپ ہی کی تصریح و تحریر سے حل کروں گا۔ میرے ایک مخلص دوست کے فرزند ارجمند لیکن گستاخ حافظ محمدؐ صادق سیالکوٹی نے احمدیوں کے مسلم لیگ سے موافقت کرنے کے متعلق اعتراض کیا ہے۔ اور ایک اور امرتسری شخص نے بھی پوچھا ہے۔ سو ان کو معلوم ہو کہ اول تو میں احمدیوں کی شرکت کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ کیونکہ میں نہ تو مسلم لیگ کا کوئی عہدہ دار ہوں۔ اور نہ ان کے یا کسی دیگر کے ٹکٹ پر ممبری کا امیدوار ہوں۔ کہ اس کا جواب میرے ذمہ ہو۔ دیگر یہ کہ احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آ جانا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ کہ احمدی لوگ کانگرس میں تو شامل ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے۔ اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنی احراری جماعت کے لئے لڑتے ہیں۔ جن کی امداد پر کانگرسی جماعت ہے۔ اور حدیث الدین النصیحۃ کی تفصیل میں خود رسول مقبولؐ نے عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کو شمار کیا ہے۔ (صحیح مسلم) ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو خالص مسلمانوں کی ہے اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے۔ جس طرح کہ اہلحدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرہم شامل ہوئے ہیں۔ اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں۔ مولانا ابوالکلام صاحب کو بھی ہے۔ ان سے پوچھیئے۔ اگر وہ انکار کریں گے۔ تو ہم ان کی تحریروں میں دکھا دیں گے۔ ......

حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی وارد کلکتہ یکم نومبر ۱۹۴۵ء"

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۲)

قوام السلطنۃ کی جائیداد ضبط کر لی جائے

تہران ۳۱ر جولائی۔ ایرانی مجلس نے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کی یہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی ہے۔ کہ سابق وزیر اعظم قوام السلطنۃ کو گرفتار کر کے ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے۔ اس جائیداد سے ان لوگوں کے رشتہ داروں کو امداد دی جائے گی۔ جو تہران کے حالیہ فسادات کی نذر ہو گئے تھے۔

لندن کی ایک اطلاع کے مطابق برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے دوبارہ وزیر اعظم بننے کے بعد برطانیہ کو پیشکش کی تھی۔ کہ تیل کا تنازعہ کسی ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن بعد میں انہوں نے کوئی وجہ بتائے بغیر یہ پیشکش واپس لے لی۔ (نوائے وقت)

مسئلہ ختم نبوت کی آڑ میں "زمیندار" اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانا چاہتا ہے

مدیر "رہگذر" سیالکوٹ کا "زمیندار" سے ایک سوال

آپ نے موجودہ نازک دور میں جو پالیسی اختیار کی ہے۔ وہ کس حد تک درست ہے۔ اس کا جواب سوائے آپ کے اخبار کے اور کسی اخبار کے پاس نہیں ہے۔ باوجود سرکاری اعلانات کے آپ ابھی تک عوام کے تاثرات کو مجروح کر رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ وزیر خارجہ رہتے ہیں یا نہیں۔ مرزائی اقلیت میں تبدیل ہوتے ہیں یا یونہی رہیں گے۔ اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور ختم نبوت کے خلاف کچھ بھی سننا نہیں چاہتے۔ لیکن اسکو جس طرح سے آپ نے موضوع حجت بنا رکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے قوم کی بے لوث خدمت نہیں۔ بلکہ اس نازک مگر اہم مسئلے کو ہر روز ہوا دے کر اخبار کی اشاعت کو بڑھانا پیش نظر ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے اخبار میں جو عکسی خطوط سر ظفر اللہ کے متعلق شائع ہوئے تھے۔ انہیں پڑھنے کے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ خطوط محض ذاتی تھے ملکی ذمہ واریوں سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اور آج کی اشاعت مورخہ ۲۷ جولائی میں آپ نے جو خط شائع کیا ہے۔ وہ ہمارے خیال میں محض آپ کی ملی بھگت کا ثبوت ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ وہ خط جو عزیز ہوٹل ملتان سے ۱۵ جولائی کو تحریر کیا گیا تھا۔ وہ آپ کو کیسے مل گیا۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ یا تو محکمہ ڈاک میں آپ کے خاص آدمی ہیں۔ جو اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ یا پھر آپ خود ایسے خطوط لکھکر عوام کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ اگر آپ میں جرأت تھی۔ تو آپ نے خط کے ساتھ لفافے کا عکس کیوں شائع نہیں کیا۔ آخر ایسی روش اختیار کرنے سے آپ کی مراد کیا ہے۔

فقط مخلص مدیر رہگذر سیالکوٹ۔ (روزنامہ رہگذر ۲۷ جولائی)

بقیہ لیڈر (۲)

اگر ہو سکتے ہیں۔ مودودی صاحب کو ہمارا دوسرا چیلنج ہے کہ ثابت کر کے دکھائیں۔

(۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ ہیں

(۲) آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آکر اشاعت اسلام کریں گے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ایسا نبی اللہ آسکتا ہے۔ جو اسلام کی اشاعت کرے

(۱) خاتم النبیین کے معنی ہیں آنحضرت صلعم کے بعد بلحاظ تاخر زمانی کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ آنحضرت کے بعد تشریف لائیں گے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نہیں ہو سکتی۔ (نعوذ باللہ)

(۱) خاتم النبیین کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

(۲) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ آنحضرتؐ کے بعد تشریف لائیں گے۔ ثابت ہوا کہ خاتم النبیین آنحضرت کی صفت ہو سکتی ہے

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جسکے بعد نبی نہیں آسکتا۔

اس طرح آپ خواہ کسی پہلو سے بھی لیں۔ منطقی نتیجہ وہی نکلے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ مودودی صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دیں گے۔ مگر اپنی ضد پر اڑے رہیں گے جب کبھی پھر ان کو موقع ملے گا۔ تو یقیناً وہ وہی غلط بات فرمائیں گے۔ جو انہوں نے اپنے بیان زیر بحث میں فرمائی ہے۔ کیونکہ ان کی غرض دینی تحقیقات نہیں بلکہ صرف اپنے لادینی نظریہ کو ترویج دے کر اپنی لیڈری قائم کرنا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵